قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Kan-16495 تاریخ:17-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کچھ دکان دار ادھار پر مال خریدتے ہیں، عموماً ایسا ہوتا ہے کہ وہ وقت پر ادائیگی نہیں کرتے؟ ان سے بارہا مطالبہ بھی کیا جاتا ہے، لیکن وہ ٹال مٹول کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس رقم موجود ہوتی ہے، لیکن وہ اسے دیگر مصارف میں صرف کر دیتے ہیں اور ادائیگی میں تاخیر کرتے رہتے ہیں۔ تو کیا تاخیر کی وجہ سے وہ گنہگار ہوں گے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی شخص کا دین یا قرض ادا کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود اپنے وعدے پر دین یا قرض ادا نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ظلم اور بہت بڑا گناہ ہے، اس پر احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں، حدیث پاک میں یہاں تک آیا کہ ایسا شخص جب تک قرض ادا نہ کرے اس کے لیے ہر دن اور ہر رات گناہ لکھا جاتا ہے۔

یہ معاملہ حقوق العباد کا ہے اور اللہ تعالیٰ حقوق العباد کو اس وقت تک معاف نہیں فرماتا جب تک بندہ خود معاف نہ کر دے، لہٰذا ایسا شخص اگر اسی حالت میں مر گیا کہ لوگوں کا دین اس پر باقی رہا تو بروزِ محشر قرض دینے والوں کے تقاضے پر اِس کی نیکیاں اُن (قرض خواہوں) کو دی جائیں گی اور جب اِس کے پاس نیکیاں نہیں رہیں گی، تو اُن (قرض خواہوں) کے گناہ اِس پر ڈالے جائیں گے، لہٰذا دکان داروں پر لازم ہے کہ جب ادھار مال خریدیں، تو اس کی ادائیگی کی وہی مدت طے کریں جس پر وہ ادا کر سکیں اور پھر جب ادائیگی کا وقت آجائے، تو بلا حیل وحجت ادائیگی کریں تاکہ حق العبد کے گناہ میں مبتلا ہونے سے بچ سکیں۔

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بھا عبد بعد الکبائر التی نھی اللہ عنھا، ان یموت رجل وعلیہ دین لا یدع لہ قضاء“ یعنی وہ کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ان کے بعد اللہ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر دَین چھوڑ کر مرے اور اُس کے ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو۔

(سنن ابی داؤد، جلد3، صفحہ246، بیروت)

حدیث شریف میں ہے: ”ولا غریم یلوي غریمه وهو یقدر إلا کتب الله علیه في کل یوم ولیلة إثما“ یعنی کوئی مقروض نہیں جو قدرت کے باوجود اپنے قرض دینے والے کو ٹالے، مگر یہ کہ اللہ عزوجل ہر دن اور رات میں اس پر گناہ لکھتا ہے۔

(شعب الایمان، جلد13، صفحہ523، المعجم الاوسط، جلد5، صفحہ187، دار الحرمین، القاھرہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم“ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الحوالات، صفحہ300، مطبوعہ بیروت)

ایک روایت میں ہے: ”التسویف شعار الشیطان یلقیہ فی قلوب المؤمنین“ قرض میں ٹال مٹول کرنا شیطان کا شعار ہے، جو وہ مومنین کے دل میں ڈالتا ہے۔ **(جامع الصغیر، جلد3، صفحہ373، مطبوعہ بیروت)**

”مطل الغنی ظلم“ کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”یعنی جس مقروض کے پاس ادائے قرض کے لیے پیسہ ہو پھر ٹالے، تو وہ ظالم ہے، اسے قرض خواہ ذلیل بھی کر سکتا ہے اور جیل بھی بھجوا سکتا ہے، یہ شخص مقروض گنہگار بھی ہو گا کیونکہ ظالم گنہگار ہوتا ہی ہے۔“

(مرأۃ المناجیح، جلد4، صفحہ342، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ سے سوال ہوا: ”ایک شخص قدرت کے باوجود اپنے وعدے پر قرض ادا نہیں کرتا اور مختلف حیلے بہانے کرتا ہے اس کے بارے میں کیا شرعی حکم ہے؟(ملخصا)“ تو جوابا آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ”حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”لیّ الواجد یحل عرضہ ومطل الغنی ظلم“ ہاتھ پہنچتے ہوئے کا

ادائے دین سے سرتابی کرنا اس کی آبرو کو حلال کر دیتا ہے، یعنی اسے برا کہنا اس پر طعن و تشنیع کرنا، جائز ہو جاتا ہے اور غنی کا دیر لگانا ظلم ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے: "خلف الوعد حرام" وعدہ جھوٹا کرنا حرام ہے۔۔۔ صورت مستفسرہ میں زید فاسق وفاجر، مرتکب کبائر، ظالم، کذّاب، مستحق عذاب ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا القاب اپنے لیے چاہتا ہے، اگر اس حالت میں مر گیا اور دین لوگوں کا اس پر باقی رہا اس کی نیکیاں ان کے مطالبہ میں دی جائیں گی اور کیونکر دی جائیں گی تقریباً تین پیسہ دین کے عوض سات سو نمازیں باجماعت کما فی الدرالمختار وغیرہ من معتمدات الاسفار والعیاذ باللہ العزیز الغفار (جیسا کہ درمختار وغیرہ معتمد کتب میں ہے۔ اللہ عزیز غفار کی پناہ۔ت) جب اس کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی، ان کے گناہ ان کے سر پر رکھے جائیں گے ویلقی فی النّار اور آگ میں پھینک دیا جائے گا، یہ حکم عدل ہے، اور اللہ تعالی حقوق العباد معاف نہیں کرتا، جب تک بندے خود معاف نہ کریں، اور سلف صالحین کے احوال طیّبہ کو اپنے ان مظالم کی سند قرار دینا اور زیادہ وقاحت اور دین متین پر جرأت ہے، اس پر فرض ہے کہ اپنے حال پر رحم کرے اور دیون سے پاک ہو، موت کو دور نہ جانے، آگ کا عذاب سہانہ جائے گا۔ اللہ تعالی توفیق دے۔ (ملتقطا)"

(فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 68،69، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو مصطفی محمد کفیل رضا عطاری مدنی

15 رجب المرجب 1443ھ/17 فروری 2022ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے